احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

# الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعرات 3 جون 2004ء، 14 ربیع الثانی 1425 ہجری - 3 احسان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 120



## مرتے دشمن کو زندگی دی

رسول اللہ ﷺ کی ہجرت مدینہ کے بعد مکہ میں شدید قحط پڑا۔ اور مشرکین پر ہڈیاں اور مردار کھانے کی نوبت آ گئی مسلمانوں کا شدید دشمن سردار قریش ابوسفیان مدینہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعا کی درخواست کی حضور کی دعا سے اس قدر بارش ہوئی کہ قریش کی فراخی اور آرام کے دن لوٹ آئے۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر سورة روم والدخان حدیث:4448`4450)

# اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود کے وجود میں رحمت اور رافت کا رنگ بہت غالب ہے۔ آپ کی دعاؤں کا سلسلہ مخلوق الٰہی کے لئے کس قدر وسیع ہے۔ مگر یہاں جس امر کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ آپ نے اپنے دشمنوں کے لئے بھی کبھی بددعا نہیں کی۔ یہاں تک کہ امرتسر میں عبدالحق غزنوی سے جو مباہلہ ہوا تھا اس میں بھی آپ نے اس کے لئے بددعا نہیں کی۔ بلکہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا۔ کہ اگر میں مفتری ہوں اور تیری طرف سے نہیں آیا۔ تو مجھ پر ایسا عذاب نازل کر کہ کسی مفتری پر نازل نہ ہوا ہو۔ اور یہی وہ فقرات تھے جس نے امرتسر کی عیدگاہ میں ایک فضائے رقت پیدا کر دی تھی اور میدان بکا بن گیا تھا۔ اسی فقرہ نے حافظ محمد یوسف ضلع دار کے بھائی حافظ محمد یعقوب پر ایسا اثر ڈالا کہ وہ کود کر آگے آیا کہ میری بیعت قبول کریں یہ گویا اس مباہلہ کی کامیابی کا پہلا نشان تھا۔ غرض آپ نے کبھی اپنے دشمن کے لئے بھی بددعا نہیں کی جہاں تک میری تحقیقات ہے دو موقعہ ایسے نظر آتے ہیں۔ لیکن ان میں بھی بددعا کی صورت نہیں۔

ایک مرتبہ ........ نے اشاعۃ السنہ کی ایک جلد شائع کی اور اس میں دل کھول کر اس نے گالیاں دیں۔ اور اس قدر سخت مخالفت کی کہ اسے پڑھ کر شرم آتی تھی۔ وہ گالیوں کا پلندہ اس نے قادیان ایک آدمی کے ہاتھ حضرت کی خدمت میں بھیجا آپ نے اس کو دیکھ کر فوراً عربی زبان میں ایک فقرہ لکھ دیا کہ

"اے اللہ! اگر یہ شخص مجھ پر اس الزام لگانے میں سچا ہے تو دنیا میں اس کی عزت واکرام پیدا کر دے۔ اور اگر جھوٹا ہے تو اس سے مواخذہ کر"۔

یہ آخری لفظ "تو اس سے مواخذہ کر" آپ نے لکھا اور دنیا میں جس قدر مواخذہ اس سے ہوا۔ اور اس کی رہی سہی عزت جاتی رہی۔ اور دنیا نے دیکھی۔ یہ بھی بددعا نہ تھی۔ بلکہ ایک طلب انصاف وفریاد داد تھی۔

ایسا ہی ایک موقعہ پر راولپنڈی کے ایک بزرگ کی نسبت ایک واقعہ ہوا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اسے بہت ہی جلد بصیرت دے دی اور اللہ تعالیٰ کے اخذ سے وہ بچ گیا اس کی زندگی کا وہ سب سے بڑا کارنامہ ہے غرض حضرت کی طبیعت میں رحم اور کرم بے حد تھا چنانچہ خود فرماتے ہیں۔ اور یہ واقعہ ہے ۔

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

ہاں! اپنی صداقت ومنجانب اللہ ہونے پر آپ کو اسی قدر یقین اور بصیرت تھی کہ ہمیشہ جب بھی موقع آیا آپ نے اپنے آپ کو اللہ کے حضور پیش کیا۔ کہ اگر میں مفتری اور کذاب ہوں تو مجھے پارہ پارہ کر اور ایسا عذاب نازل کر کہ اس کی نظیر نہ ہو۔

اس قسم کی دعاؤں کے بعد دیکھا گیا کہ آپ کا اکرام اور اعزاز بڑھا۔ جماعت میں ترقی ہوئی۔ آپ کے کاموں میں ہر قسم کی قربانیاں کرنے والے سعادت مندوں کی تعداد بڑھی۔

یہ آپ کی ہمت بلند اور وسعت اخلاق کا ایک نمونہ ہے کہ دشمنوں کے لئے بھی آپ نے بددعا نہیں کی برخلاف اس کے آپ دشمنوں کے لئے بھی اپنی دعاؤں کو وسیع کرتے تھے چنانچہ جولائی 1900ء میں آپ نے جماعت کی اصلاح اور تزکیہ نفس کے لئے تقریر فرمائی اس میں جماعت کو اخلاق کے جس بلند منار پر آپ لے جانا چاہتے ہیں اور آپ کی رافت ورحمت کا دامن کس قدر وسیع ہے اس کا اندازہ ان ارشادات سے ہوتا ہے فرمایا:۔

"میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے۔ جس قدر دعا وسیع ہوگی اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہوگا اور دعا میں جس قدر بخل کرے گا اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے دور ہوتا جاوے گا اور اصل تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے عطیہ کو جو بہت وسیع ہے جو شخص محدود کرتا ہے اس کا ایمان کمزور ہے"۔

(سیرۃ مسیح موعود ص 50f)

## نمایاں اعزاز

مکرم حمید احمد ملک صاحب ملتان سے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میرے بیٹے مکرم وقار حمید صاحب کو بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں B.Sc الیکٹریکل انجینئرنگ کے فائنل ایئر کی پروجیکٹ امیگریشن 2003ء کے مقابلے میں پروجیکٹ Motion Detection and Tracking of an object میں اول قرار دیا گیا اور یونیورسٹی کے ساتویں کانووکیشن منعقدہ 17 فروری 2004ء کو گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل (ر) خالد مقبول نے گولڈ میڈل دیا۔ وقار حمید صاحب مکرم ملک محمد دین صاحب مرحوم اسیر راہ مولیٰ ساہیوال کے نواسے اور مکرم قاضی رشید احمد صاحب مرحوم آف ساہیوال کے پوتے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مزید اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے اور نافع الناس وجود بنائے۔

## عربی زبان کی کلاس کا اجراء

وکالت وقف نو کے زیر انتظام موسم گرما کی رخصتوں کے دوران واقفین نو بچوں اور بچیوں کو تین ماہ کے کورس پر مشتمل ابتدائی عربی زبان سکھانے کی کلاس جاری کی جا رہی ہے۔ کلاس 12 جون 2004ء بروز ہفتہ سے شروع ہوگی۔ شرکت کے خواہشمند بچوں / بچیوں اور دیگر احباب وخواتین سے درخواست ہے کہ مورخہ 10 جون بروز جمعرات صبح 00-9 بجے وکالت وقف نو میں تشریف لے آئیں۔ (وکالت وقف نو)

## نیلامی سامان

دفتر نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان جیسے ہے کی بنیاد پر بذریعہ نیلامی مورخہ 8 جون 2004ء کو 8 بجے فروخت کیا جائے گا۔ دلچسپی رکھنے والے دوست استفادہ فرمائیں۔ کرسیاں، میز، پنکھے، پیڈسٹل فین، گیزر، چارپائیاں، روم کولر، دیگر مختلف سامان سکریپ وغیرہ۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ)

مشعل راہ

# حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنے کی عادت ڈالیں

**سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔**

حضرت مسیح موعود کی کتب کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کیا جائے اور یہ کام آپ کوئی زائد وقت دیئے بغیر کر سکتے ہیں۔صرف نیت کرنے کی ضرورت ہے اگر میں مبالغہ نہیں کر رہا تو آپ روزانہ ایک گھنٹے دو گھنٹے کے درمیان وقت ضائع کر دیتے ہیں اگر آپ کو یہ خیال ہو کہ آپ کا وقت ضائع نہیں ہونا چاہئے تو آپ اس وقت کا ایک حصہ حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ میں خرچ کریں حضرت مسیح موعود کو خداتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تو وہ شیخ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا اور ہماری زندگی کا ایک ایک لحہ حضرت مسیح موعود کا ہے اور آپ اسے ضائع کر رہے ہیں اور اس طرح خداتعالیٰ کی ناشکری کے مرتکب ہو رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے اپنے آپ کو محروم کر رہے ہیں اور جو وقت آپ ضائع کر رہے ہیں اس کا چوتھا حصہ بھی آپ حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ میں خرچ کریں تو آپ دس بیس صفحات روزانہ پڑھ سکتے ہیں۔ اگر آپ پانچ صفحات روزانہ بھی پڑھیں تو ایک ماہ میں آپ 150 اور سال میں 1800 صفحات پڑھ لیتے ہیں اور کہنے کو صرف پانچ صفحات روزانہ ہیں۔

اگر آپ یہاں سے یہ عہد کر کے جائیں گے کہ ہم روزانہ پانچ صفحات حضرت مسیح موعود کی کتب کے پڑھیں گے بلکہ میں پانچ کی شرط کو بھی چھوڑتا ہوں اگر آپ تین صفحات روزانہ پڑھنے کا بھی عہد کریں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تھوڑے عرصہ ہی میں آپ کے اندر ایک عظیم انقلاب پیدا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی برکتیں آپ پر نازل ہوں گی اور خداتعالیٰ کے فضل اور رحم سے آپ کو اس قدر حصہ ملے گا کہ آپ دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈالنے والے ہوں گے۔تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے اس کے بعد آپ خداتعالیٰ کی نگاہ میں اس کے ایسے بندے بن جائیں گے جو اس کے پسندیدہ بندے ہوتے ہیں۔آپ دنیا کے راہنما اور قائد بن جائیں گے اور خداتعالیٰ کی برکتیں آپ حاصل کریں گے لیکن اس قیادت اور راہنمائی اور خداتعالیٰ کے فضل اور برکتوں کا حصول حضرت مسیح موعود کی بیان کردہ تفسیر قرآن کریم سے باہر نہیں ہو سکتا۔سو میں آپ کو بار بار تاکید کروں گا کہ حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنے کی عادت ڈالیں تین صفحات روزانہ پڑھنا شروع کر دیں گے تو پھر آپ کو اس کی عادت پڑ جائے گی اور اس کے نتیجہ میں آپ کی پڑھائی پر یا اگر آپ کوئی کام کر رہے ہیں تو آپ کے کام پر قطعاً کوئی اثر نہیں پڑے گا بلکہ یہ مطالعہ ان پر اچھا اثر ڈالے گا اگر آپ میں کوئی پڑھنے والا ہے تو اس مطالعہ کے نتیجے میں اس کے ذہن میں جلا پیدا ہو گی اور اس کے اندر ایک نور پیدا ہوگا اور پھر وہ دوسرے مضامین کیمسٹری اور انگریزی وغیرہ کو بآسانی سمجھنے لگے گا اور امتحان میں اسے اچھے نمبر ملیں گے اور اگر وہ کوئی کام کر رہا ہے تو اس کے کام میں Efficiency (ایفی شنسی) پیدا ہو جائے گی پچھلے سال جو طالب علم انجینئرنگ یونیورسٹی میں فرسٹ آئے ہیں وہ مجلس خدام الاحمدیہ کے کاموں میں کافی وقت دیتے تھے۔اس کا ان کی پڑھائی پر کوئی برا اثر نہیں پڑا بلکہ وہ یونیورسٹی میں اول آئے ہیں۔کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی۔جب تم اپنے اندر کمال پیدا کر لو گے تو دنیا تمہارے عقائد کو تسلیم کرے یا نہ کرے لیکن وہ آپ کی قدر کرنے لگ جائے گی اور آپ کی عزت اور احترام کرنے پر مجبور ہوگی۔

پس آج آپ کو میری نصیحت یہی ہے اور یہ بڑی بنیادی اور اہم نصیحت ہے اور میں اسے بار بار دہرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنے کی عادت ڈالیں اس کے نتیجہ میں آپ شیطان کے بیسیوں حملوں سے محفوظ ہو جائیں گے اور خداتعالیٰ کی نگاہ میں آپ کی عزت ہوگی اور آپ کی زندگی کے کاموں میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا اور جب وہ وقت آئے گا کہ دنیا پکارے گی ہمیں استاد چاہئیں۔ہمیں سکھانے والے چاہئیں تو آپ میں سے ہر ایک اس قابل ہوگا کہ وہ استاد بن سکے۔اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا کا استاد بننے کی توفیق عطا کرے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم آپ کو ان راہوں پر چلائیں جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا فضل آپ کے شامل حال ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنت اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی آپ کو ملے۔

(مشعل راہ جلد دوم ص 45)

# لاکھوں سلام

مصطفیٰ مصطفیٰ تجھ پہ لاکھوں سلام
رحمتِ دو سرا تجھ پہ لاکھوں سلام

تیری ہر اک ادا ہے حسیں دلرُبا — تیری آواز میں ہے خدا بولتا
تُو ہے نورِ ازل تُو ہی خورشید و ماہ — احمدِ مجتبیٰ تجھ پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ مصطفیٰ تجھ پہ لاکھوں سلام
رحمتِ دو سرا تجھ پہ لاکھوں سلام

یہ شجر یہ حجر یہ ہوا یہ فضا — تیری خاطر بنے ہیں یہ ارض و سما
تو ہے آغاز بھی اور تو ہی انتہاء — سیّدالانبیاء تجھ پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ مصطفیٰ تجھ پہ لاکھوں سلام
رحمتِ دو سرا تجھ پہ لاکھوں سلام

تیری خوشبو سے مہکی ہے بادِ صبا — تجھ سے مانگی ہے پھولوں نے دلکش رِدا
تو سراپا غزل ، تو مجسّم حیا — اے حبیبِ خدا تجھ پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ مصطفیٰ تجھ پہ لاکھوں سلام
رحمتِ دو سرا تجھ پہ لاکھوں سلام

تیرے صبح و مسا ہیں دعا ہی دعا — سر سے پاؤں تلک مَیں خطا ہی خطا
مجھ پہ نظرِ کرم اے شفیع الوریٰ — تو ہے شمس الضحیٰ تجھ پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ مصطفیٰ تجھ پہ لاکھوں سلام
رحمتِ دو سرا تجھ پہ لاکھوں سلام

تو ہے قرآن بھی تو ہی نورِ خدا — حق کی توحید کو تو نے زندہ کیا
دل بھی تیرے لئے جاں بھی تجھ پر فدا — اے رسولِ خدا تجھ پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ مصطفیٰ تجھ پہ لاکھوں سلام
رحمتِ دو سرا تجھ پہ لاکھوں سلام

آنسوؤں سے یہ دستِ دعا بھر گیا — ساقیا ساقیا! سن لے میری صدا
مجھ کو در پہ بُلا آبِ کوثر پلا — تجھ پہ صلِّ علیٰ تجھ پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ مصطفیٰ تجھ پہ لاکھوں سلام
رحمتِ دو سرا تجھ پہ لاکھوں سلام

**عطاء المنان طاہر**

پبلشر آغا سیف اللہ 'پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

# خلیفہ خدا بناتا ہے۔ خلافت کی مختلف اقسام قرآن کریم کی روشنی میں

## مومنوں اور عمل صالح کرنے والوں سے خلافت کا پختہ وعدہ کیا گیا ہے

# خلافت کی تاریخ اور اس کی عظیم برکات کے متعلق الٰہی ارشادات

### حضرت آدمؑ کی خلافت

اور (یاد رکھ) جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ یقیناً میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ انہوں نے کہا کیا تو اس میں وہ بنائے گا جو اس میں فساد کرے اور خون بہائے جبکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور ہم تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ اس نے کہا یقیناً میں وہ سب کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

(البقرہ:31)

### حضرت داؤدؑ کی خلافت

اے داؤد! یقیناً ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔ پس لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر اور میلانِ طبع کی پیروی نہ کر ورنہ وہ (میلان) تجھے اللہ کے رستے سے گمراہ کر دے گا۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ کے رستے سے گمراہ ہو جاتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب (مقدر) ہے بوجہ اس کے کہ وہ حساب کا دن بھول گئے تھے۔

(ص۔27)

### قوم نوحؑ کی خلافت

پس انہوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے اسے اور ان کو جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے نجات دی اور ان کو جانشین بنا دیا اور ہم نے ان لوگوں کو جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا تھا غرق کر دیا۔ پس دیکھ کہ جن کو ڈرایا گیا ان کی عاقبت کیسی تھی۔ (یونس:74)

### قوم ہودؑ کی خلافت

(حضرت ہودؑ نے اپنی قوم سے کہا) کیا تم نے تعجب کیا ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ذکر آیا ہے جو تم ہی میں سے ایک مرد پر نازل ہوا ہے تاکہ وہ تمہیں ڈرائے۔ اور یاد کرو جب اس نے نوح کی قوم کے بعد تمہیں جانشین بنا دیا تھا اور تمہیں افزائش نسل کے ذریعہ بہت بڑھایا۔ پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ۔

(الاعراف۔70)

### قوم موسیٰؑ کی خلافت

(حضرت موسیٰؑ کی قوم نے ان سے کہا) ہمیں دکھ دیا گیا تیرے ہمارے پاس آنے سے پہلے بھی اور تیرے ہمارے پاس آ جانے کے بعد بھی۔ اس نے کہا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمنوں کو ہلاک کر دے اور تمہیں ملک میں جانشین بنا دے پھر وہ دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

(الاعراف:130)

### مومنوں سے وعدہ

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ (نور:56)

### خلفاء الارض

یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔ (النمل :63)

### خلائف فی الارض

☆ اور یقیناً ہم نے تم سے پہلے کتنے ہی زمانوں کے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا جب انہوں نے ظلم کئے حالانکہ ان کے پاس ان کے رسول کھلے کھلے نشانات لے کر آئے۔ اور وہ ایسے تھے ہی نہیں کہ ایمان لے آتے۔ اسی طرح ہم مجرم قوم کو جزا دیا کرتے ہیں۔

پھر ہم نے تمہیں ان کے بعد زمین میں جانشین بنا دیا تا کہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ (یونس 14`15)

☆ اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین کا وارث بنا دیا اور تم میں سے بعض کو بعض پر درجات میں رفعت بخشی تا کہ وہ تمہیں ان چیزوں سے جو اس نے تمہیں عطا کی ہیں آزمائے۔ یقیناً تیرا رب عقوبت میں بہت تیز ہے اور یقیناً وہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(الانعام:166)

☆ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں جانشین بنایا۔ پس جو انکار کرے اس کا انکار اسی پر پڑے گا۔ اور کافروں کو ان کا کفران کے رب کے نزدیک کسی چیز میں نہیں بڑھاتا سوائے (اس کی) ناراضگی کے اور کافروں کو ان کا کفر گھاٹے کے سوا اور کسی چیز میں نہیں بڑھاتا۔ (فاطر:40)

### قومی خلافت کی تبدیلی

☆ (حضرت ہودؑ نے اپنی قوم سے کہا) پس اگر تم پھر جاؤ تو میں تمہیں وہ سب باتیں پہنچا چکا ہوں جن کے ساتھ میں تمہاری طرف بھیجا گیا تھا۔ اور میرا رب تمہارے علاوہ کسی اور قوم کو جانشین بنا دے گا اور تم اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکو گے۔ یقیناً میرا رب ہر چیز پر خوب محافظ ہے۔

(ہود:58)

☆ اور تیرا رب غنی اور صاحب رحمت ہے۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور تمہارے بعد جسے چاہے جانشین بنا دے جس طرح اس نے تمہیں بھی ایک دوسری قوم کی ذریت سے اٹھایا تھا۔

(الانعام :134)

# افغانستان بدامنی اور قتل وغارت کی سرزمین
# خونی انقلابات اور ڈیورنڈ لائن کی تفصیل

مرزا عبداللطیف صاحب

افغانستان 1838ء میں عالمی نقشے پر ابھرا۔ اس سے پہلے اس نام کے ملک کا وجود نہ تھا۔ مختلف ریاستیں ولایت ہرات، ولایت کابل اور ولایت قندھار کے نام سے موجود تھیں ہندوستان اور ایران کی ایمپائرز نے اس علاقے پر حکومت کی۔ مغلیہ خاندان کے زمانے میں بھی افغانستان ان کی سلطنت کا ایک صوبہ تھا۔

سید جمال الدین افغانی کے خیال میں اس خطے میں آباد لوگوں کا نام افغانی اہل ایران نے رکھا۔ جب بخت نصر نے یہود کے یروشلم کو تخت وتاراج کیا تو اس کے دس قبائل کو وہاں سے اس علاقے کی طرف ہجرت کرنی پڑی تو وہ اپنے وطن کی یاد میں آہ وفغاں کرتے اور آنسو بہایا کرتے تھے۔

پاکستان کی شمال مغربی سرحد کے ساتھ خوست، باجوڑ اور کرم ایجنسی کے آباد کار خود کو پختون کہلانے لگے چونکہ افغانستان مغل ایمپائر کا حصہ تھا اس لئے انگریز بھی اسے اپنے ماتحت دیکھنا چاہتے تھے۔ انہوں نے اسے ملکہ برطانیہ کے زیر نگین لانے کے لئے بڑے پاپڑ بیلے۔

لارڈ میو وائسرائے ہند بنے تو انہوں نے کابل کے حکمران دوست محمد کے بیٹے شیر علی کو روسیوں کے خلاف اسلحہ، زر وجواہر روانہ کئے جو تاشقند پر قابض ہونے کے بعد دریائے آمو کی طرف یلغار کے لئے پر تول رہے تھے۔ اگلے سال روسیوں نے حملہ کر دیا۔ اور شیر علی نے انگریزوں سے مدد چاہی لیکن افغانستان کے الجھے ہوئے حالات دیکھ کر انہوں نے چپ سادھ لی۔ اس پر شیر علی نے روسیوں کو ہی گلے لگالیا۔ کابل میں روسی وفد کا خیر مقدم کیا گیا۔ اس پر لارڈ لٹن نے 1868ء میں کابل پر 20 ہزار فوج سے حملہ کیا۔

2 ستمبر 1869ء تک یہ سارا لشکر تباہ ہو گیا۔ تب برطانوی حکومت نے افغانستان کے بارے میں حکمت عملی سے کام لینا شروع کیا اور امیر عبدالرحمان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔ کابل برطانوی ہند کے قائم کردہ قبائلی علاقے سے پچاس میل دور رہ گیا۔ برطانوی حکومت قبائلی علاقے مہمند اور آفریدی قبائل کے علاقے کو وظیفہ دیتی تھی۔ روسیوں نے بھی یہ کمزوری بھانپ لی۔ خیوہ کے بعد 1884ء میں مرو پر قبضہ کر لیا۔ جس پر انگریزوں نے دوسری حکمت عملی سے کام لیا۔ اور سرحدی کمیشن قائم کر دیا۔

## ڈیورنڈ کمیشن

یہ سرحد بندی کا کمیشن تھا۔ اس ملک کی بین الاقوامی سرحدیں قائم کرنے کے لئے بہت اہم تھا۔ اگرچہ اندر سے عبدالرحمٰن انگریزوں کے سخت خلاف تھا۔ شاید اسے 1868ء میں انگریزی حملہ یاد ہو۔ لیکن اس کے اپنے ملک میں اتنی بدامنی تھی کہ اسے معاہدے کی طرف مائل ہونا پڑا انگریزوں نے بھی اسے نرمی سے رام کیا۔ چنانچہ پھر برطانوی ہند کے سیکرٹری امور خارجہ سر مارٹیمر ڈیورنڈ نے کابل پہنچ کر ڈیورنڈ لائن کا معاہدہ کیا۔ انگریزوں کا مقصد یہ تھا کہ بلوچی اور شمال مغربی سرحدی قبائل کو اپنے حلقہ اقتدار میں لے آئیں دوسری طرف وہ روس کو افغانستان کی سرحد قائم کر کے روکنا چاہتے تھے۔

## ڈیورنڈ لائن اور افغانستان

ڈیورنڈ لائن کی اہمیت اس واقعہ سے واضح ہوتی ہے کہ اس سرحد بندی کے بعد افغانستان اپنی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک جغرافیائی وحدت بن کر نمودار ہوا۔ اور دنیا کے نقشے پر افغان قوم کا ملک بن کر ابھرا۔

برطانیہ نے اسے اپنے اور روس کے درمیان بفرزون بنایا۔ انہوں نے سرحد پر پولیٹیکل ایجنسیوں کا جو نظام جاری کیا وہ آج بھی جاری ہے۔ افغانستان کے جنوبی اور مغربی سرحدات کو ڈیورنڈ لائن کہا جاتا ہے یہی ڈیورنڈ لائن پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحد شمار کی گئی جو کنٹر کے پہاڑوں سے درہ خیبر اور علی مسجد تک پھیلتی چلی گئی ہے۔ یہ زمانہ امیر عبدالرحمٰن کی بادشاہت کا تھا جو امیر دوست محمد خاں کا پوتا تھا۔ یہ 1830ء میں پیدا ہوا۔ ملک کی بدامنی کے باعث ابتدائی چند سال جلاوطنی کے روس میں گزارے۔ 1880ء میں روس کے آشیرباد سے وہ افغانستان کا حاکم بن بیٹھا لیکن انگریزوں نے اسے روسی اثر سے نکالنے کے لئے اپنے ساتھ ملایا اور تالیف قلب کے لئے اس کا سالانہ وظیفہ مقرر کر دیا۔ جس کے عوض اس نے امور خارجہ میں انگریزی بالادستی قبول کر لی۔ آہستہ آہستہ اس کا جھکاؤ انگریزوں کی جانب ہو گیا۔

## ڈیورنڈ لائن کا ہیرو

افغانستان جہالت کی تاریکی میں ڈوبا ہوا ملک تھا۔ حتیٰ کہ امیر عبدالرحمٰن بھی نہتے انگریزوں کا قتل موجب ثواب سمجھتا تھا۔ اور اسے وہ جہاد کہتا تھا۔ اس کے ایماء پر ایک رسالہ تقویم الدین شائع کیا گیا۔ جو انگریزوں کے قتل اور جہاد کی تعلیم دیتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سرحد پر آئے دن انگریزوں پر حملے ہونے لگے اور بہت سے انگریز قتل ہو گئے۔ بانی احمدیت نے اس زمانے میں اس قسم کی خونریزی اور ناحق قتل وغارت کے خلاف فتویٰ دیا تھا۔ اور نہتے لوگوں کے قتل سے منع کیا تھا۔

چونکہ سرحدوں کا سرے سے کوئی تعین نہ تھا اس لئے یہ نام نہاد جہادی کارروائیاں انگریزی علاقے پر شب خون مارنے کے مترادف تھیں۔ نہ صرف اس سے انگریزی حکومت تنگ تھی۔ بلکہ افغانستان کے اندر بھی قتل وغارت گری میں لوگوں کے حوصلے بڑھ گئے تھے۔ 1893ء کو تقسیم سرحدات کا معاہدہ کابل میں کیا گیا جسے عبدالرحمٰن نے طوعاً وکرہاً قبول کر لیا۔ اس کا ذکر Sir Olaf Caroe نے اپنی کتاب The Pathan میں کیا ہے۔ ڈیورنڈ پشاور سے کابل کے لئے 19 ستمبر 1893ء کو چلا اور کابل میں امیر عبدالرحمٰن کے بیٹے حبیب اللہ کے مکان پر ٹھہرا۔ امیر کے مطابق ڈیورنڈ فارسی سمجھ لیتا تھا معاہدہ کی رو سے اسماء، لالپور کے مہمند علاقے، وزیرستان کا ایک حصہ اور برمال افغانستان کو ملے۔ آفریدی قبائل، سوات، باجوڑ، بونیر، دیر، چلاس اور چترال پر انگریزی قبضہ تسلیم کر لیا گیا۔ 14 نومبر 1893ء کو یہ مشن کابل میں چلا گیا۔

(The Pathan Page 381-382)

اس معاہدے پر عمل درآمد کے لئے تفصیلی سروے درکار تھا یعنی ڈیورنڈ کے اس معاہدے کی Finalization کے لئے سروے ٹیم کی ضرورت تھی۔ چنانچہ کرم چند، پارہ چنار کی متنازعہ سرحدوں کی حد بندی کے لئے انگریزی حکومت کی جانب سے جو وفد مقرر تھا اس میں سر مارٹیمر ڈیورنڈ، نواب سر عبدالقیوم خاں آف ٹوپی مقرر کئے گئے جب کہ افغانستان کی جانب سے وفد میں افغانستان کے شاہی خاندان کے فرد اور خوست صوبہ کے گورنر شرینڈل بطور صدر اور حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف رئیس خوست بطور سیکرٹری مقرر ہوئے۔ سردار شرینڈل نے عملاً یہ سارا کام اپنے معتمد صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب کے سپرد کر دیا جنہوں نے نہایت محنت اور بھاگ دوڑ کر کے یہ کام مکمل کرایا۔

ضلع بنوں اور کوہاٹ کے علاقے میں حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف نے انگریزی وفد کو معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پایا تو احتجاج کیا۔ اور نئے نقشے کی تیاری کا الٹی میٹم دیا۔ جس پر انگریزی حکومت نے گھٹنے ٹیک دیئے صاحبزادہ صاحب کا موقف تسلیم کر لیا گیا اور اس کے مطابق نئے نقشے تیار کئے گئے اور مارٹیمر ڈیورنڈ نے اسے Ratified کیا۔ جس کے نتیجے میں بہت سا انگریزی علاقہ افغانستان کو مل گیا۔ پس افغانستان کی سرحدوں کے تعین میں صاحبزادہ صاحب کا عملی کردار نہایت اہم تھا۔ ان کی وجہ سے افغانستان ایک مستحکم ملک کی حیثیت سے پیش کیا گیا۔ صاحبزادہ صاحب کی افغانستان کے لئے یہ ایسی خدمات ہیں کہ بجا طور پر انہیں افغانستان کا ہیرو شمار کیا جاتا ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے۔ کتاب ("The Pathan", Page 384, 382 by Caroe- edition 1976 Printed by Oxford University Press)

## صاحبزادہ صاحب کی فوجی خدمات

ڈیورنڈ کمیشن کی تاریخ احمدیت میں بھی اہمیت ہے کہ اس کمیشن کی وجہ سے صاحبزادہ صاحب کا رابطہ انگریزی وفد کے ذریعہ احمدی افراد سے ہوا۔ اور آپ کو احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اس کمیشن کے علاوہ بھی صاحبزادہ صاحب افغانستان کی ایک مقبول شخصیت تھے۔ انہوں نے حکومت کے استحکام کے لئے ایسے کارنامے انجام دیئے کہ حکومت انہیں اپنا محسن سمجھتی تھی۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا کہ اس ملک کی بدقسمتی تھی کہ یہاں خونریزی کا دور دورہ رہتا تھا، منہ زور قبائل جب چاہتے حکومت کا نظام تہہ وبالا کر کے رکھ دیتے تھے۔ خصوصاً قبیلہ منگل بہت منہ زور تھا۔ اس قبیلے نے حکومت کے خلاف بغاوت کر دی تو اسے فرو کرنے کے لئے امیر عبدالرحمٰن نے اپنے عزیز سردار شرینڈل کو ہی مقرر کیا۔ انہوں نے صاحبزادہ صاحب کو حسب معمول اپنی فوجی مہمات میں معاون بنایا۔ اور ان کی مدد سے باغیوں پر قابو پایا۔ سردار شرینڈل کو صاحبزادہ صاحب کی دوستی پر فخر تھا وہ رات دن انہیں اپنی فوجی مہمات میں ہمراہ رکھتے تھے۔ اور ان کے مشوروں پر عمل کرتے تھے۔

ایک دفعہ سرکاری فوج جدران قبیلہ کی بغاوت فرو کرنے گئی تو دشمن کے گھیرے میں آ گئی۔ سردار شرینڈل کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور تھوڑی دیر میں سارا لشکر تہ تیغ ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ اس نازک صورت حال پر صاحبزادہ صاحب کام آئے۔ سخت اندھیرے میں انہوں نے توپوں کی بیٹری ترتیب دی اور توپوں کے دہانوں کا رخ دشمن کی طرف کروا کر ایسی ٹھیک ٹھیک نشانہ پر فائرنگ کروائی کہ دشمن کے چھکے چھوٹ گئے اور یوں سرکاری فوج کو دشمن کے نرغے سے صاف بچا کر نکال لائے۔

صاحبزادہ صاحب کی بندوق کا نشانہ غضب کا تھا

اورنشانہ کروانے کی مہارت بھی زبردست تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ہر فوجی مہم میں شیر دل ان کو اپنے ہمراہ رکھتے تھے۔ صاحبزادہ صاحب کے ان کارناموں پر امیر عبدالرحمٰن بھی بہت خوش ہوا۔ اس نے صاحبزادہ کا سالانہ وظیفہ مقرر کر دیا۔

## قبول احمدیت

ڈیورنڈ کمیشن کی حد بندی کا دورانیہ 29 مئی سے 3 ستمبر 1894ء تک ہے حدی بندی کے دوران ٹل کے مقام پر انگریزی وفد میں شامل محرر سید چمن بادشاہ نے انہیں حضرت مسیح موعود کی کتاب ''آئینہ کمالات اسلام'' مطالعہ کے لئے پیش کی۔ جس کی بنا پر انہوں نے اپنے شاگرد مولوی عبدالرحمٰن کو قادیان بھجوا دیا وہ قادیان سے بیعت کر کے لوٹے اور اپنے ہمراہ ممانعت قتال و جہاد پر لٹریچر ساتھ لائے ویسا ہی لٹریچر پشاور میں خواجہ کمال الدین سے بھی حاصل کیا جو انہوں نے افغانستان میں تقسیم کر دیا اس پر امیر عبدالرحمٰن نے انہیں گرفتار کر لیا اور 20 جون 1901ء کو جیل میں دم بند کر کے قتل کیا گیا۔ شہزادہ صاحب نے پہلے ہی حضرت مسیح موعود کو بیعت کا خط لکھ دیا تھا۔

## سزائے رجم

صاحبزادہ سید عبداللطیف کے پچاس ہزار شاگرد تھے۔ ان کی بیعت کا ان پر اثر پڑا۔ سردار شیر دل نے صاحبزادہ صاحب کو مشورہ دیا کہ آپ کابل میں جا کر امیر عبدالرحمٰن کی مزاج آشنائی حاصل کریں۔ تا کہ حکومت گرفتاری کی کارروائی نہ کر سکے۔ صاحبزادہ صاحب کابل پہنچے تو امیر عبدالرحمٰن پر فالج گرا اور وہ 10 ستمبر 1901ء کو مر گیا۔ ان کے بیٹے امیر سردار حبیب اللہ کی دستار بندی کی دعوت آپ کو دی گئی۔ نائب السلطنت سردار نصر اللہ کو مقرر کیا گیا جو امیر کابل کا بھائی تھا چونکہ وہ انگریزوں کے قتل کو جائز سمجھتا تھا اس لئے وہ احمدیت کا مخالف تھا۔ صاحبزادہ صاحب نے امیر حبیب اللہ سے حج پر جانے کی اجازت لی اور جب لاہور پہنچے تو ترکی حکومت کی حجاج پر پابندی کے باعث حج کی مشکلات کا پتہ چلا۔ اس پر وہ قادیان چلے گئے جب 6 مارچ 1903ء کو واپس آئے۔ تو سردار نصر اللہ خان نے امیر کے کان بھرے اور انہیں گرفتار کرا دیا۔ امیر حبیب اللہ نے دومن وزنی زنجیروں میں جکڑ کر شاہی قلعہ ارک میں قید کر دیا۔ چار مہینے امیر کو فہمائش کرتے گزر گئے کہ صاحبزادہ صاحب احمدیت سے توبہ کریں۔ لیکن وہ استقلال سے اپنے ایمان پر قائم رہے سردار نصر اللہ نے علماء کے ذریعے کافر قرار دلوایا۔ 14 جولائی 1903ء کو بڑی بے دردی اور سفاکی کے ساتھ حکومت افغانستان کے اس محسن کو کابل میں سنگسار کیا گیا۔

صاحبزادہ صاحب کے پایہ استقلال کا اثر کابل میں مقیم ایک انگریز انجینئر فرینک اے مارٹن پر اتنا ہوا کہ اس نے واپس انگلستان جا کر ایک کتاب "Under Absolute Ameer" لکھی اور اس میں رجم کے اس خوفناک واقعے کا دردناک پیرائے میں ذکر کیا۔ یہ انگریز سرکاری تعمیرات کے ایک معاہدے کے تحت کابل میں قیام پذیر تھا۔

## شاہی خاندان کی تباہی

Frank. A. Martin نے واقعات بیان کرتے ہوئے لکھا کہ:

''موت کے دن شام کو آسمان سرخ ہو گیا۔ اور شدید آندھی چلی۔ موسلا دھار بارش ہوئی۔ اگلی صبح کابل میں ہیضہ پھوٹ پڑا۔ قبرستانوں کی طرف جنازوں کی لائینیں لگ گئیں۔ چار سو آدمی روزانہ مرتا تھا۔ یوں ہزاروں لوگ ہیضے سے ہی مر گئے۔ اس زمانہ میں افغانستان کی آبادی بہت کم تھی شاہ کے وفادار بہت ہی کم تھے۔ امیر حبیب اللہ ہیضے کی دہشت سے شاہی محل چھوڑ کر جنگل کی جانب جانے کو تیار ہو گیا۔ اسے مشیروں نے سمجھایا کہ حکومت کی حالت نازک ہے صاحبزادہ صاحب کے پچاس ہزار شاگرد اگر انتقام پر تل جائیں تو آن واحد میں حکومت کا خاتمہ کر سکتے ہیں اس پر شاہ نے جنگل کا ارادہ چھوڑ دیا۔''

سردار نصر اللہ کابل کے ملاؤں کا سرپرست تھا اور اس نے صاحبزادہ کو سنگسار کرایا تھا۔ 20 فروری 1919ء کو امیر حبیب اللہ محل سے باہر کسی کیمپ میں سویا ہوا تھا کہ کسی نے سوتے میں اس کا دماغ پستول کے فائر سے اڑا دیا۔ سردار نصر اللہ نے جلال آباد میں اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ دوسری طرف کابل میں امان اللہ نے اپنی امارت کا جھنڈا بلند کیا۔ اس کے حکم پر سردار نصر اللہ خاں پابہ جولاں کابل میں لایا گیا۔ اسے جیل میں حالت قید میں قتل کیا گیا۔ اس کی لڑکی سے امان اللہ نے خفیہ نکاح کیا۔

## بچہ سقہ کے ہاتھوں ملک کی تباہی

بچہ سقہ افغانستان فوج کا ایک بھگوڑا سپاہی تھا۔ عجیب توارد ہے کہ اس کا نام حبیب اللہ تھا اور باپ کا نام عبدالرحمٰن تھا۔ یہ فوج سے بھاگ کر بڑا ڈاکو بن گیا۔ ایک دوسرے ڈاکو سید حسین کے ساتھ مل کر وارداتیں کرنے لگا امان اللہ نے اپنی دانست میں ملک میں اصلاحات جاری کرائیں۔ سرکاری اہل کاروں کی تعلیم کے لئے یورپ بھیجا۔ ملاؤں نے اس پر کفر کا فتویٰ دیا اور مشہور کر دیا کہ ملکہ ثریا پردہ نہیں کرتی اور بادشاہ عیسائی ہو چکا ہے۔ بادشاہ نے کنیزوں کا رواج ختم کیا تھا اور لڑکی کے عوض نقد ادائیگی روک دی تھی۔ جاہل افغانوں کو یہ اصلاحات منظور نہ تھیں چنانچہ بادشاہ کی تباہی کے لئے اتنا کہہ دینا کافی تھا کہ وہ بے دین انسان ہے ملاؤں نے بچہ سقہ ڈاکو کو امیر المومنین کا خطاب دیا۔ اس کے ساتھی سید حسین نے ترکستان کا قافلہ لوٹا۔ اور 1928ء میں کابل پر ناکام حملہ کیا اس کے بعد دونوں ڈاکوؤں کے حملے بڑھتے ہی گئے۔ امان اللہ کے اوسان خطا ہو گئے تخت کا حق اپنے بھائی سردار عنایت کے لئے چھوڑ دیا اور خود اٹلی بھاگ گیا۔ 1929ء میں بچہ سقہ نے کابل پر قبضہ کر لیا اس نے سردار عنایت اللہ کو ملک بدر ہونے کی مہلت دی۔ امان اللہ کی اصلاحات بیک قلم منسوخ کر دیں عورتوں پر پردے کی سخت پابندی لگا دی۔ چار عورتوں سے نکاح کا اعلان کیا جس سے بچہ سقہ کا لشکر شادیوں کے لئے شہریوں پر پل پڑا۔ شرفاء خوف کے مارے اپنی بچیوں کی شادیاں دھڑا دھڑ کرنے لگے مبادہ کہ وہ بچہ سقہ کے ساتھیوں کی بھینٹ چڑھ جائیں۔ بچہ سقہ نے امیر المومنین بن کر جھنڈے پر کلمہ طیبہ لکھوایا۔ مالیہ معاف کر دیا۔ سات کروڑ کا خزانہ عیاشیوں میں برباد کر دیا۔ اپنے لئے بہت سی کنیزیں جمع کر لیں۔ تین شادیاں کرنے کے بعد چوتھی شادی کے لئے اس کی نظر ہوس سردار نصر اللہ کی بیٹی پر تھی۔ چنانچہ اس کے گھر پر پہرہ کھڑا کر دیا گیا۔ جب جبری طور پر اس پر نکاح کے لئے زور ڈالا گیا تو اس نے امان اللہ خاں کے ساتھ اپنا خفیہ نکاح نامہ دکھا دیا۔

بظاہر اصلاحات کی آڑ میں امان اللہ نے یک زوجگی کا ڈرامہ رچا رکھا تھا۔ لیکن نصر اللہ کی لڑکی نے امان اللہ کی منافقت کا پردہ چاک کر کے رکھ دیا۔ تاہم بچہ سقہ نے رئیس کابل دوست محمد خاں کی نواسی سے چوتھی شادی کر کے تعداد پوری کر لی۔ اور امیر حبیب اللہ کے بیٹے سردار حیات اللہ کو پھانسی پر چڑھا کر اس خاندان کا خاتمہ کر دیا۔

## ''آہ نادر شاہ کہاں گیا''

بچہ سقہ کے مظالم جاری تھے۔ غریب رعایا تباہی کے کنارے پر پہنچ گئی۔ کچھ لوگوں نے فرانس میں افغانستان کے سفیر نادر خاں کو بلوایا جو افغانستان کی فوجوں کا سپہ سالار تھا اور اب جلاوطنی کی حالت میں فرانس میں بیمار پڑا تھا۔ اس جلاوطن سپہ سالار نادر خاں نے بچہ سقہ کی بادشاہت کو چیلنج کیا انہی دنوں شاہ ولی اللہ خان نے وزیریوں کی مدد سے کابل پر قبضہ کر لیا تھا۔ تاہم نادر خاں نے اپنے دو بھائیوں کی مدد سے کابل فتح کر لیا۔ بچہ سقہ اور اس کا ساتھی سید حسین گولیوں سے اڑا دیئے گئے۔ امن وامان قائم ہوا۔ لوگوں نے سکھ کا سانس لیا۔ اس نادر خان نے نادر شاہ کا لقب اپنایا۔ افغانستان میں تعمیرات اور اصلاحات شروع کی گئیں۔ سڑکیں تعمیر کرائیں، مذہبی آزادی بحال کی۔ مدت کے بعد خوشحالی کی لہر آئی۔

امیر امان اللہ نے بھی مذہبی لحاظ سے بڑے ظلم کئے تھے مولوی نعمت اللہ خاں صاحب، ملا قاری نور علی صاحب اور عبدالحکیم صاحب اس کے حکم سے قتل کئے گئے تھے۔ اس لئے اس کی حکومت بھی مٹ گئی۔

افغانستان کے حالات ایسے تھے کہ کچھ عرصہ بعد کسی نے نادر شاہ کو قتل کر دیا۔ اس وقت رعایا کی زبانوں پر یہ فقرہ تھا ''آہ نادر شاہ کہاں گیا''

یہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی تھی، جو انہی الفاظ میں تھی اور اسی طرح پوری ہوئی۔

ظاہر شاہ اس کا بیٹا تھا بعد میں اس نے افغانستان کی حکومت سنبھالی۔ اور نادر شاہ کی استحکام سلطنت کی روایت کو قائم رکھا۔ لیکن غلط مشیروں کے ہتھے چڑھ کر اس نے ڈیورنڈ لائن کے خلاف شور وغل بلند کیا۔ پختونستان کا سٹنٹ کھڑا کیا۔ عبدالغفار خان نے بھی اس کا ساتھ دیا۔ جنوبی درے بند کر کے افغانستان کی تجارت معطل کرا دی۔ افغانستان نے پاکستان کے خلاف اقوام متحدہ میں ووٹ دیا۔ لیکن اسے کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ 1947ء کو اسی ڈیورنڈ لائن کو بنیاد بنایا گیا اور صوبہ سرحد کے پٹھانوں نے پاکستان کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ اور یہ علاقہ پاکستان کا حصہ بنا۔ جون 1948ء کو افغانستان نے پاکستان کو تسلیم کیا۔ جب پختونستان کی بات چھیڑی جاتی ہے تو ڈیورنڈ لائن کا کمیشن سامنے آ جاتا ہے اور صاحبزادہ سید عبداللطیف شہید ہیرو بن کر سامنے آ جاتے ہیں۔

## عہدیداران سے درخواست

✪ بعض جماعتیں وعدہ جات تحریک جدید کے ٹارگٹ کے حصول میں مشکلات کا ذکر کرتی ہیں انہیں چاہئے کہ وہ حضرت مصلح موعود کی ہدایات زیر عمل رکھیں جس کے تحت جماعت کے ہر فرد بشمول مستورات و بچگان سے وعدے حاصل کئے جائیں اور وعدے تا حد استطاعت حاصل کئے جائیں حضور کا ارشاد حسب ذیل ہے فرمایا:

'' ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کون شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا''

(خطبہ جمعہ 13 جنوری 1954ء)

(مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید)

## خدمت کی توفیق ایک احسان الٰہی

✪ حضرت مسیح موعود مالی قربانی کی توفیق ملنے پر فرماتے ہیں:-

یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کیلئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا- کہ اس کی خدمت بجا لائے گی- تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کیلئے ہے- پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں- میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں- ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے-

(مجموعہ اشتہارات جلد نمبر 3 ص 498)

(مرسلہ: ناظم مال وقف جدید)

امتہ الباری ناصر صاحبہ

# محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب کی بعض یادیں

''میں ابھی ابھی کراچی پہنچا ہوں۔ بس بیگ رکھا ہے اور آپ کو فون ملوایا ہے میرے پاس اس دورے میں فلاں دن خالی ہے آپ مجھے بلوالیں یا ملنے کے لئے آ جائیں''، خالد صاحب محترم کراچی پہنچنے پر بالعموم یہ فون کرتے ان کی دعاؤں سے حصہ پانے اور ایمان افروز باتوں سے مستفیض ہونے کے لئے ہم انہیں گھر بلانے کا پروگرام بنا لیتے اس قدر شفیق و مہربان ہستی سے ہمارا رشتہ کیا تھا؟ وہ میرے بہنوئی محترم شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کے ماموں تھے۔ وہ انہیں 'ماماں جی' کہتے ہم بھی ماماں جی کہنے لگے یہ رشتہ تو وہ تھا جو سب کا تھا لیکن بالخصوص خاکسار پر شفقت کی وجوہات مختلف تھیں۔ پنجاب یونیورسٹی میں داخلے کے وقت کاغذات وغیرہ جمع کروانے میں بوجوہ کچھ تاخیر ہوگئی تھی۔ ماماں جی سے عرض کی کہ اگر کچھ رقعہ وغیرہ لکھ دیں تو شاید مسئلہ نہ ہو۔ آپ نے ایک رقعہ لکھ دیا اس وقت پنجاب یونیورسٹی سے بس اتنی ہی واقفیت تھی جیسے اس وقت آکسفورڈ یونیورسٹی وغیرہ سے ہو، ہم ربوہ سے باہر ہی کم نکلے تھے۔ ڈیپارٹمنٹ میں آپ کا رقعہ دکھانے پر خاص رعب پڑا تو سمجھے کہ خالد صاحب کوئی بڑی چیز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سب آسانیاں پیدا کر دیں وہاں کسی نے کہا تھا کہ ''آپ تو ہمارے بڑے بھائی کی سفارش لے آئی ہیں کام کرنا پڑے گا''۔ یہ جملہ میں نے خالد صاحب کو بتا دیا وہ ہمیشہ یاد رکھتے تھے۔ پھر ایک دفعہ یہ ہوا کہ مامی جی نصرت شدید بیمار ہوگئیں۔ کوئی وہم تھا کھانا پینا چھوڑ دیا تھا اور فرماتیں اگر باری پکا کر دے گی تو کھالوں گی۔

میں امی جان کے ساتھ جا کے ان کے کمرے میں انگیٹھی پر کھانا پکا کر دیتی تو وہ کھا لیتیں محترم خالد صاحب کو یہ بات بہت یاد رہی اکثر ذکر فرماتے۔ اس کے علاوہ کچھ ادبی ذوق کے تاثر نے انہیں مجھ پر مہربان کیا اور یہ رشتہ تاحیات رہا۔ پچھلے سال مشاورت پر ربوہ گئی تو یہ میری ان سے آخری ملاقات تھی۔ بے حد کمزور ہو چکے تھے۔ مگر گرمجوشی سلامت تھی۔ ان کی رحلت کی خبر نے ایک مہربان ہستی سے بچھڑنے کی کسک پیدا کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ آمین

وہ ایک منکسر المزاج خاموشی سے خدمت کرنے والے شخص تھے۔ جن کی زندگی کا محور فرائض منصبی تھے۔ ہر بات کا رخ بیت المال کے امور کی طرف پھیر لیتے ''میں تو ذاتی محض ہوں یہ سب مولا کا کرم ہے میرے اللہ کا احسان ہے''۔ اپنی زندگی کے حالات اتنی دفعہ سنائے تھے کہ از بر ہوگئے تھے۔ مدرستہ البنات سے کام کا آغاز کیا تھا اس وقت تنخواہ کیا تھی پھر کس طرح ترقیاں نصیب ہوئیں ہر عہدے اور کام پر متعین ہونے اور عرصہ خدمت کی سب تاریخیں یاد تھیں۔ اس دوران ملنے والے تعریفی جملے اور اسناد وغیرہ از بر تھے۔ حافظہ حیرت انگیز تھا۔ مشاہدہ بھی تیز تھا۔ انسانوں کو بہت جلد سمجھ جاتے اور بغیر لگی لپٹی کے اظہار بھی کر دیتے۔ ان کے پاس اپنا ہی ایک آئینہ تھا جس میں سب کی اصلیت دیکھ لیتے تھے۔ اور وہ آئینہ تھا چندے کا معیار۔ عام رہن سہن، ملازمت یا کاروبار وغیرہ سے مالی حیثیت کا اندازہ کرتے اور ادا شدہ چندے سے موازنہ کرتے۔ انفرادی سطح پر بھی اور جماعتی سطح پر بھی مالی قربانی پر ابھارتے۔ خطبوں میں ایسے واقعات سناتے جن سے یقین ہو جاتا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو کس طرح نسلاً بعد نسلٍ خیر و برکت دی جاتی ہے۔ مشکلات آسان ہو جاتی ہیں اور کشائش سے مزید مالی قربانیوں کی توفیق ملتی ہے۔ بجٹ پورے ہونے کے لئے درد و الحاح سے دعائیں کرتے۔ اور جب سال کے آخر میں بجٹ سے بڑھ کر آمد ہو جاتی تو ان کی خوشی کا عالم دیدنی ہوتا۔ بڑی تحدی سے فرماتے جماعت ترقی کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کا ان کا اپنا عاجزانہ انداز تھا۔ ان کے جمعہ کے خطبے کا موضوع مالی قربانی ہوتا تھا جو انہیں اور کسی حد تک سب سننے والوں کو یاد تھا مگر آپ خطبے سے پہلے دعائیں کیا کرتے کہ اللہ تعالیٰ تاثیر پیدا فرمائے اور صحیح انداز میں بات کہہ سکیں نہ صرف خود دعائیں کرتے بلکہ ہمیں بھی کہتے کہ کل میں نے خطبہ دینا ہے بہت دعا کرنا۔ جمعے کے بعد تاثرات پوچھتے۔ اور ہر تاثر کو بڑی اہمیت دیتے بلکہ اپنے ذہن میں محفوظ کر لیتے اور بعد میں حوالہ دیتے کہ تم نے اس خطبے کے بعد یہ کہا تھا اب میں نے تبدیلی کر لی ہے۔ اور اگر میں کسی وجہ سے جمعے میں نہ جا سکتی تو آپ سارا خطبہ بڑے آرام سے دہرا دیتے کہ میں نے آج یہ خطبہ دیا تھا۔ آواز میں اسی زیر و بم کے ساتھ دہراتے بلکہ اقتباسات کے حوالے بھی بتاتے۔ دوران خطبہ حاضرین کے تاثرات بھی نوٹ کرتے۔

وہ مجسم تاریخ تھے۔ جماعت کے پانچوں محترم خلفاء کے دیدار کی سعادت حاصل تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو دیکھنے کی سعادت کا وہ ایک واقعہ سناتے تھے (جو مجھے اس طرح یاد ہے کہ) میں چھوٹا تھا ایک کمرے کے باہر کچا صحن تھا اس میں کھیل رہا تھا کہ گر گیا حضرت اماں جی (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول) نے مجھے گود میں اٹھا لیا حضرت خلیفۃ المسیح الاول دروازے میں کھڑے تھے انہوں نے ارشاد فرمایا اسے دودھ پلاؤ یا دودھ دیا جو حضرت اماں جی نے مجھے پلایا۔

حضرت اقدس مسیح موعود پر اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کی بارشوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کی آواز میں خاص جوش پیدا ہو جاتا۔ بڑے دلنشیں انداز میں بتاتے کہ جب اللہ تعالیٰ نے قل انی امرت کا ارشاد فرما دیا تو گویا وہ خود ساتھ کھڑا ہو گیا۔ ایک شخص جو بے سروسامان تھا کوئی مال جائیداد برادری جتھہ کچھ نہیں تھا اسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اے احمد میں تجھے برکت دوں گا''۔ یہ خیال دل میں نہ لانا کہ تم کسی دارالعلوم کے مستند عالم نہیں ہو ''رحمٰن خدا تمہیں قرآن سکھائے گا'' یہ مت سوچنا کہ تم کمزور انسان ہو اب جو تیر تم چلاؤ گے تم نہیں بلکہ خدا چلائے گا۔ آج بے شک تم اکیلے ہو مگر تمہارے پاس اتنے لوگ آئیں گے اور اتنی خیر و برکت لے کر آئیں گے کہ راستوں میں گڑھے پڑ جائیں گے۔

1991ء میں خاکسار کو کراچی لجنہ کی طرف سے 'المحراب جلسہ سالانہ نمبر' مرتب کرنے کا موقع ملا میں نے خالد صاحب سے معلومات لینے کے لئے گفتگو کا موضوع جلسہ سالانہ کی طرف موڑ دیا اور ٹیپ ریکارڈر آن کر دیا آپ نے بتایا کہ میں 1921ء میں قادیان آیا تھا۔ اس وقت بیت نور کے صحن میں جلسہ ہوا کرتا تھا بعد میں بورڈنگ ہاؤس کے سامنے جلسہ ہوتا لاؤڈ سپیکر نہیں ہوتا تھا درمیان میں سٹیج بنتا تھا گیلریوں میں لوگ بیٹھ جاتے آواز ہر طرف پہنچ جاتی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی آواز بلند تھی مگر لمبی تقریریں کرنے سے گلا خراب بھی ہو جاتا تھا جو لوگ تقریر نوٹ کر رہے ہوتے تھے۔ وہ شام ہونے پر موم بتیاں جلا کر تقریر نوٹ کیا کرتے تھے۔ سامعین بڑی خاموشی سے تقاریر سنتے۔ دور دراز سے سفر کر کے آئے ہوئے خلیفہ وقت اور مرکز سے عاشقانہ تعلق کی وجہ سے ایک ایک لفظ سننے اور عمل کرنے کی کوشش کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقریر لمبی ہوتی اس لئے کچھ رنگ دینے کی خاطر لطیفے وغیرہ بھی بیان کرتے۔ لوگ ہوشیار ہو جاتے شگفتگی بھی آ جاتی، تھکان نہیں ہوتی تھی۔ آٹھ نو دس بج جاتے علمی تقاریر ہیں مگر لوگ بیٹھ کر سن رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جلسہ سالانہ کی تقریروں میں یہ انداز اپنایا کہ دوسرے دن کی ایک تقریر میں صدر انجمن احمدیہ کے مختلف اداروں کی کارکردگی تحریک جدید کے تحت ہونے والے کام بیرونی ممالک کے مشنز کی کارکردگی غرضیکہ سال بھر میں جو کچھ ہوتا سب جماعت کے سامنے رکھ دیتے۔ تیسرے دن کی تقریر کسی علمی موضوع پر ہوتی تھی۔

ہر خلیفہ کا اپنا اپنا رنگ ہوتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا عجز و انکسار تو منصب خلافت کی دین تھا پرنسپل ہونے کے زمانہ میں انتظامی امور میں سختی بھی کر لیتے مگر بحیثیت خلیفہ تو انتہائی عجز پیدا ہو گیا تھا۔

جب خلافت ثالثہ کا انتخاب خلافت کا اجلاس ہو رہا تھا تو میاں ابراہیم صاحب کے ساتھ رحمت اللہ شاکر صاحب بیٹھے ہوئے تھے باتیں کرتے کرتے میاں ابراہیم صاحب نے پوچھا آپ کے خیال میں کون خلیفہ ہوگا تو شاکر صاحب نے کہا 'کوئی بولنے والا ہی ہوگا' انتخاب خلافت کے بعد جب پہلا خطاب فرمایا تو دونوں اتفاق سے اکٹھے ہی بیٹھے تھے میاں شاکر صاحب نے ابراہیم صاحب کو کہنی سے متوجہ کر کے کہا 'بولنا شروع کر دیا۔ بولنا شروع کر دیا، مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا حال بھی یاد ہے۔ جب انتخاب خلافت کا اجلاس ہو رہا تھا میں محراب کے سامنے ہی بیٹھا تھا۔ اعلان ہو گیا تو ان کی حالت ہی بدل گئی۔ وہ اس طرح جھکے جا رہے تھے کہ اگر زمین میں دھنسنا ممکن ہوتا تو شاید وہ اور گڑ جاتے اور دعائیں پڑھ رہے تھے ان کا حال دیکھ کر اندازہ نہیں ہوتا تھا کہ خطاب بھی کر سکیں گے مگر جب خطاب فرمایا تو مــــا رمیــت والا خدائی وعدہ یاد آ گیا۔

دنیا نے دیکھا کہ وہی مرزا طاہر احمد صاحب پھر کس طرح خدا کے شیر بن کر بولے لوگ دیوانہ وار سننے کے لئے آتے۔ ربوہ میں جلسے کے دنوں میں عجیب رونق ہوتی۔ سپیشل ٹرینیں آتیں لوگ نعرے لگاتے ہوئے آتے دو اڑھائی لاکھ فدائی ربوہ میں سما جاتے اور کوئی مسئلہ نہ ہوتا اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ نان سب کو کفایت کر جاتا۔ گھروں میں وسعت ہو جاتی۔ عام حالات میں نہ کوئی ٹرینوں میں اس طرح کے سفر کا سوچ سکتا ہے نہ اس قدر تنگی میں شب بسری کر سکتا ہے نہ گیلی کسیر پر گھٹنوں بیٹھنے کا تصور کر سکتا ہے مگر وہ سب کچھ ہنسی خوشی ہوتا تھا۔ آج کل ربوہ میں جلسے نہیں ہو رہے تب بھی لوگ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں سے فیضیاب ہونے کے لئے ربوہ آ جاتے ہیں دسمبر کے آخر میں خوب چہل پہل ہوتی ہے بیت اقصیٰ بھر جاتی ہے لوگ تہجد یں پڑھتے ہیں۔ دعائیں کرتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے ذکر میں آپ نے بتایا کہ لنگر خانے کی دال کا اپنا مخصوص لطف اور ذائقہ ہوتا ہے شروع سے ایک ہی ترکیب سے دال پکتی ہے۔ آلو گوشت کا اپنا ذائقہ ہے۔ قادیان اور ربوہ میں آلو بڑے بڑے ہوتے تھے چھلکے سمیت دو ٹکڑے کر کے ڈال دیئے جاتے تھے۔ لوگوں کو لنگر خانے کی روٹی بہت اچھی لگتی لوگ بطور تبرک بھی لے جاتے۔ ہم نے لنگر خانے سے مسالہ لے کر ویسی دال بنانے کی کوشش کی کچھ خوشبو آئی تو مگر وہ ذائقہ نہیں آتا۔ اب تو

مسیح موعود کے لنگر خانے ملک ملک میں پھیل گئے ہیں۔

محترم خالد صاحب میرے تصنیف و اشاعت کے کاموں کی بہت حوصلہ افزائی فرماتے۔ بے لاگ تبصرہ کرتے۔ جو مجھے اچھا لگتا۔ جشن صد سالہ تشکر پر ''المحراب'' شائع کیا تو بے حد خوشی کا اظہار کیا۔ ان کے مکتوب کا ایک حصہ ملاحظہ کیجئے:۔

المحراب بہت عمدہ ہے بہت محنت سے تیار کیا گیا ہے۔ بڑی جدتوں کا حامل ہے اس وقت تک جتنے سووینیئر شائع ہوئے ہیں خاکسار کے نزدیک ان سب سے بڑھ کر ہے بیوت کی تصاویر، رفقائے مسیح موعود کے آٹوگراف، حضور کا غیر مطبوعہ کلام، حضور کے خطوط، حضور کے شب و روز کا خاکہ مضامین کا انتخاب سب ہی قابل داد ہیں۔

ہماری گفتگو کا موضوع حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی حوصلہ افزائی اور خطوط بھی ہوتے۔ میں اپنے نام اس دولت نایاب کو عاجزانہ فخر کے ساتھ دکھاتی۔ وہ اپنے نام دعائیہ جملے سناتے اس طرح ذکر خیر کی محفل کا رنگ حسین ہو جاتا۔ ''آپ بہت خوش نصیب ہیں آپ بہت خوش نصیب ہیں اللہ تعالیٰ کا بہت شکر کیا کریں''۔ ان کی نصیحت آج بھی کان میں گونجتی ہے میرے بچوں میں سے ایک ایک کی خیریت پوچھتے دعائیں دیتے۔ ناصر صاحب بڑی عقیدت سے ان کی باتیں سنتے ہمیں یہ بھی لالچ ہوتی تھی کہ کوئی نماز ہمارے گھر پڑھائیں وہ دعا سرگوشی کے انداز میں کرتے۔ اگر کسی خصوصی امر کے لئے دعا کروائی جاتی تو وہ بعد میں ضرور پوچھتے کہ کیا ہوا۔ ہر دفعہ ملاقات کے بعد فرماتے اب پتہ نہیں دوبارہ ملنا ہوگا کہ نہیں۔ بہت کم خوراک تھی۔ آخر میں تو صرف دودھ پتی پر اکتفا کرتے البتہ چینی کا پوچھنے پر ارشاد کرتے جتنی مرضی ڈال دو آٹھ دس چمچ تک ڈلوا لیتے۔ اپنی بہو کی تعریف کرتے بیٹوں کا نام عزت سے لیتے۔ مسکرا کر فرماتے مجھے کوئی نہیں جانتا، اپنی گلی میں بھی نہیں، میں بالکل خاموش رہتا ہوں۔ محفل میں جانا ہی پڑے تو پیچھے بیٹھنا پسند کرتا ہوں۔ سادہ رہتا ہوں۔ میری کوئی ضروریات نہیں۔ 1987ء میں کئی ملکوں کے سفر سے واپس آئے تو بتایا کہ کچھ بھی خرچ نہیں ہوا واپس آ کر فیصل آباد سے ٹوپی اور جوتے خریدے یہی سارے سفر میں خرچ کیا تھا۔

میری بیٹی امۃ الصبور کے نام 17/دسمبر 1986ء کا ایک خط ہے۔

''ہر چیز اپنے اللہ سے مانگیں۔ دعاؤں کی عادت ڈالیں۔ اللہ کے پاس سب کچھ ہے۔ میرے لئے دعا کریں۔ اللہ ہر میدان میں کامیاب کرے۔ ہر آن اس کی مدد شامل حال رہے۔ بیت المال اور سلسلہ کے سب کام بنا دے اور میرا خاتمہ بالخیر کر دے۔ ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور دونوں جہانوں میں اپنے قدموں میں پناہ دے''۔ آمین

خاتمہ بالخیر کی دعا خوب قبول ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنازہ غائب پڑھایا اور ذکر خیر فرمایا میں سوچتی رہی کاش وہ سن سکتے تو کس قدر خوش ہوتے اللہ تعالیٰ اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین

یہ نظم شیخ محبوب عالم خالد صاحب کے لئے چند سال پہلے کہی تھی

خود کو لاشی محض کہنا آپ کو مرغوب ہے
عجز کی راہوں سے مولا کی رضا مطلوب ہے
شیخ فرزند علی کے خون کی رکھی ہے لاج
آپ کی نسلوں میں بھی دیں کی حمیت خوب ہے
خود کو خالد صاحب کہتے ہیں کہ نالائق ہوں میں
سارے عالم میں یہ نالائق بہت محبوب ہے
کوئی دلچسپی نہیں رکھی نمود و نام سے
آپ کی خدمت خدا کے نام سے منسوب ہے
تادم آخر ملے توفیق دیں کے کام کی
آپ کا اس عمر میں یہ حوصلہ کیا خوب ہے

## وصایا

**ضروری نوٹ**

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

**مسل نمبر 36498** میں محمد عاطف جاوید ولد حکیم محمد اشرف جاوید قوم ملک (راجپوت) پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خان پور کٹورہ ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 4-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد عاطف جاوید ولد حکیم محمد اشرف جاوید خان پورہ کٹورہ ضلع رحیم یار خان گواہ شد نمبر 1 عرفان احمد ایڈووکیٹ ولد محمد اصغر ایڈووکیٹ لاڑکانہ گواہ شد نمبر 2 حکیم محمد اشرف جاوید والد موصی


عطیہ چشم کے لئے وصیتی فارم دفتر آئی بینک ایوان محمود سے حاصل کریں۔
فون 212312


# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## نکاح

مکرمہ شمیلہ نادیہ صاحبہ بنت مکرم رانا عبدالحکیم مرحوم صاحب اسلام آباد کا نکاح ہمراہ مکرم سید طاہر احمد شاہ صاحب ابن مکرم پیر حمید الحسن شاہ صاحب سمبڑیال سیالکوٹ بعوض حق مہر پچاس ہزار روپے مورخہ 23 جنوری 2004ء کو مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

## ولادت

مکرم رشید احمد راشد صاحب سیکرٹری امور عامہ دارالعلوم غربی شاء تحریر کرتے ہیں کہ ان کی بیٹی مکرمہ فائزہ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم عاصم مظفر اختر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 20۔ اپریل 2004ء کو امریکہ میں پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام علینہ نور اختر تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم مظفر احمد اختر صاحب حال مقیم شکاگو امریکہ کی پوتی ہے۔ بچی کی درازیٔ عمر اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کی درخواست دعا ہے۔

---

مکرم سعید احمد بٹ صاحب صدر جماعت چک مانانوالہ 203 ر۔ب ضلع فیصل آباد لکھتے ہیں۔ خاکسار کی بیٹی مکرمہ نصرت خالد صاحبہ زوجہ مکرم خالد پرویز بٹ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک بچی کے بعد مورخہ 12 مئی 2004ء کو بیٹے سے نوازا ہے بچے کا نام شاہ زمان بٹ تجویز ہوا ہے۔ بچہ مکرم مجید احمد بٹ صاحب ربوہ سابق کارکن دفتر الفضل کا پوتا ہے۔ بچہ یرقان کی وجہ سے بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ مولا کریم بچے کو

## اعلان داخلہ

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز (NUML) نے اگست 2004ء میں کل وقتی مندرجہ ذیل پروگراموں میں اعلان داخلہ کیا ہے۔ (1) ایم فل و پی ایچ ڈی (زبانوں کی تفصیل اشتہار میں موجود ہے) (2) ایم بی اے (3) ایم سی ایس (4) بی ایس سی ایس (5) بی بی اے آنرز (6) ایم۔اے (7) بی۔ایڈ (8) مختلف سرٹیفکیٹ و ڈپلومہ کورسز۔

مکمل تفصیلات روزنامہ جنگ مورخہ 27 مئی 2004ء میں موجود ہیں۔ داخلہ کی آخری تاریخ 28 جون 2004ء ہے۔ (نظارت تعلیم)

## سانحہ ارتحال

مکرم خواجہ برکات احمد صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ مکرمہ مبارکہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم میر غلام احمد کشفی صاحب زوجہ مکرم خواجہ نور الدین صاحب سکردو بلتستان بقضائے الٰہی مورخہ 19 مئی 2004ء رات ساڑھے آٹھ بجے ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں بعمر 57 سال وفات پا گئیں مورخہ 21 مئی 2004ء بیت اقصیٰ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم سید عبدالحی صاحب ناظر اشاعت نے دعا کرائی۔ مرحومہ مخلص احمدی خاتون تھیں۔ مہمان نواز اور ملنسار تھیں۔ طویل عرصہ سکردو میں گزارا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

## نکاح

مکرم محمود احمد گوندل صاحب لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بھائی مکرم منظور احمد طاہر صاحب گوندل آسٹریلیا ابن مکرم چوہدری خان محمد صاحب (گوندل ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ) کا نکاح مورخہ 22 مئی 2004ء کو بیت المہدی میں بعد از نماز عصر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے مکرمہ ساجدہ راحت صاحبہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار آسٹریلین ڈالر حق مہر پر پڑھا۔ مکرمہ ساجدہ راحت صاحبہ مکرم ذکی اللہ باجوہ صاحب کی بیٹی چوہدری نصر اللہ خان صاحب باجوہ اوکاڑہ کی پوتی اور مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور جماعت کیلئے بابرکت کرے۔

## دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل مکرم محمد طارق سہیل صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل ضلع سرگودھا کے دورہ پر الفضل کے لئے نئے خریدار بنانے، چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی اور اشتہارات کیلئے بھجوا رہا ہے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)


چپ بورڈ، پلائی ووڈ، میز بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فینل اور مولڈنگ کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل ٹریڈنگ کمپنی
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
طالب دعا: فیصل خلیل خاں، قیصر خلیل خاں
فون: 7563101 موبائل: 0300-4201198

ربوہ میں طلوع وغروب 3 جون 2004ء

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 3:22 |
| طلوع آفتاب | 5:01 |
| زوال آفتاب | 12:07 |
| وقت عصر | 5:05 |
| غروب آفتاب | 7:12 |
| وقت عشاء | 8:51 |

## نکاح

مکرم فاتح الدین صاحب آف کینیڈا ابن مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب صدر عموی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ درشہوار صاحبہ بنت مکرم مرزا عبدالرحمن بیگ صاحب دارالنصر غربی حلقہ منعم ربوہ بحق مہر دو لاکھ روپے مورخہ 16 مئی 2004ء بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے پڑھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کیلئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

## درخواست دعا

مکرم عمر علی طاہر صاحب مربی سلسلہ رحیم یار خاں لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی کی ایک آنکھ کا آپریشن اسی ماہ متوقع ہے اسی طرح خاکسار کی اہلیہ جرمنی میں لیلیشم اور خون کی شدید کمی کی وجہ سے بیمار ہیں پچھلے ہفتہ سے علاج جاری ہے اب کچھ افاقہ ہوا ہے احباب کرام سے ہر دو کیلئے دعا کی خصوصی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم مرزا عزیز احمد صاحب جہاں زیب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ضعف ہونے کی وجہ سے کافی کمزور ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے

مکرم قمر احمد صاحب حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور کا بیٹا سرفراز احمد عمر 2 سال سینے کے آپریشن کے بعد اتفاق ہسپتال بچہ وارڈ میں داخل ہے۔ احباب سے اس کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## نیلامی ملبہ کوارٹر

احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں کوارٹر نمبر 68-3-2-1 کا ملبہ بذریعہ نیلامی مورخہ 7 جون 2004ء کو صبح 8:00 بجے فروخت کیا جائے گا۔ رقم نقد وصول کی جائے گی۔ دلچسپی رکھنے والے دوست استفادہ فرمائیں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ)

## احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

### ہفتہ 5 جون 2004ء

| | |
|---|---|
| 12-30 a.m | لقاء مع العرب |
| 1-50 a.m | خطبہ جمعہ |
| 3-50 a.m | سوال وجواب |
| 5-00 a.m | تلاوت، درس حدیث، خبریں |
| 6-00 a.m | خطبہ جمعہ |
| 7-00 a.m | حکایات شیریں |
| 7-20 a.m | سوال وجواب |
| 8-30 a.m | گفتگو |
| 9-00 a.m | مشاعرہ |
| 9-55 a.m | خطبہ جمعہ |
| 11-00 a.m | تلاوت، خبریں |
| 11-55 a.m | لقاء مع العرب |
| 1-00 p.m | فرانسیسی سروس |
| 1-50 p.m | سوال وجواب |
| 3-00 p.m | انڈونیشین سروس |
| 3-55 p.m | خطبہ جمعہ |
| 5-00 p.m | تلاوت، درس حدیث، خبریں |
| 5-30 p.m | بنگلہ سروس |
| 6-30 p.m | انتخاب سخن |
| 8-00 p.m | گلشن وقف نو |
| 9-00 p.m | گفتگو |
| 9-30 p.m | اردو تقریر |
| 9-55 p.m | مشاعرہ |
| 10-35 p.m | سوال وجواب |
| 11-05 p.m | ایم ٹی اے ورائٹی |

### اتوار 6 جون 2004ء

| | |
|---|---|
| 12-30 a.m | لقاء مع العرب |
| 1-30 a.m | گلشن وقف نو |
| 2-30 a.m | حکایات شیریں |
| 2-45 a.m | کہکشاں |
| 3-10 a.m | مشاعرہ |
| 3-55 a.m | سوال وجواب |
| 5-00 a.m | تلاوت، درس حدیث، خبریں |
| 6-00 a.m | چلڈرنز کارنر |
| 7-00 a.m | سوال وجواب |
| 7-20 a.m | پیارے مہدی کی پیاری باتیں |
| 8-20 a.m | سیرت حضرت مسیح موعود |
| 9-20 a.m | بستان وقف نو |
| 9-55 a.m | سوال وجواب |
| 11-00 a.m | تلاوت، خبریں |
| 11-40 a.m | لقاء مع العرب |
| 12-45 p.m | سپینش سروس |
| 1-55 p.m | سوال وجواب |
| 3-00 p.m | انڈونیشین سروس |
| 4-05 p.m | پیارے مہدی کی پیاری باتیں |
| 5-05 p.m | تلاوت، درس حدیث، خبریں |
| 6-00 p.m | خطبہ جمعہ |
| 6-55 p.m | بنگلہ سروس |
| 8-00 p.m | تقریر |
| 10-00 p.m | بستان وقف نو |
| 11-00 p.m | سوال وجواب |

### سوموار 7 جون 2004ء

| | |
|---|---|
| 12-25 a.m | لقاء مع العرب |
| 1-15 a.m | تقریر جلسہ سالانہ ہالینڈ |
| 3-15 a.m | خطبہ جمعہ |
| 5-00 a.m | تلاوت، درس حدیث، خبریں |
| 6-00 a.m | گلشن وقف نو |
| 7-00 a.m | چلڈرنز ورکشاپ |
| 7-30 a.m | جلسہ سالانہ ہالینڈ |
| 9-00 a.m | علمی خطابات |
| 9-55 a.m | گلشن وقف نو |
| 11-00 a.m | تلاوت، خبریں |
| 11-50 a.m | لقاء مع العرب |
| 12-55 p.m | چائنیز پروگرام |
| 2-00 p.m | فرانسیسی سروس |
| 3-00 p.m | انڈونیشین سروس |
| 3-50 p.m | گلشن وقف نو |
| 5-00 p.m | تلاوت، درس حدیث، خبریں |
| 6-00 p.m | زندہ لوگ |
| 6-25 p.m | کوئز: روحانی خزائن |
| 6-55 p.m | بنگلہ سروس |
| 8-00 p.m | فرانسیسی سروس |
| 9-00 p.m | خطبہ جمعہ |
| 10-00 p.m | علمی خطابات |
| 11-00 p.m | لقاء مع العرب |

حکیم عبدالحمید اعوان کا چشمہ فیض
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
مطب حمید
ہر ماہ 3-4-5 تاریخ عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-258 فیصل آباد فون: 041-638719
ہر ماہ 6-7 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ رحمان کالونی مکان نمبر P-7/C فون نمبر: 04524-212855-212755
ہر ماہ 10-11-12 تاریخ NW741 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٰہی اسکوائر سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4415845
ہر ماہ 15-16-17 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 0451-214338
ہر ماہ 23-24 تاریخ ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 0691-50612
ہر ماہ 25-26-27 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان فون: 061-542502
کریم ٹاؤن مین کورنگی روڈ نزد کورنگی بس ڈپو کراچی نمبر 31
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہش مند اس جگہ تشریف لائیں۔
مطب حمید
نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون کلینک: 0431-891024-892571
سب آفس چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون: 0431-219065-218534

## آسامیاں خالی ہیں

گورنمنٹ آف پاکستان منسٹری آف Interior نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (نادرہ) میں ہارڈ ویئر انجینئر، سسٹم ایڈمنسٹریٹر، نیٹ ورک انجینئر، سٹور انچارج، ایڈمن سپروائزر، پراجیکٹ منیجر، مکینیکل انجینئر، الیکٹرونکس انجینئرز وغیرہ کی آسامیاں خالی ہیں۔ مزید تفصیل کیلئے 30 مئی 2004ء کا اخبار The News ملاحظہ کریں۔

گورنمنٹ آف پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی میں چیف ٹریڈ انسٹرکٹر، اسسٹنٹ منیجر، جونیئر انسٹرکٹر، کمپیوٹر آپریٹر، کلرک، چوکیدار، ڈرائیور اور نائب قاصد کی آسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل کیلئے 30 مئی 2004ء کا اخبار The News ملاحظہ کریں۔ (نظارت صنعت وتجارت)

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

نورتن جیولرز ربوہ
فون 214214
213699
04524-211971

سی پی ایل نمبر 29